ان کے دوسرے موضوعات کلامِ اقبال پر عربی ادب کے اثرات' کلامِ اقبال میں عجم کا مفہوم' علامہ اقبال کی اردو غزل' علامہ اقبال کی نظم نگاری' علامہ اقبال جوش ملیح آبادی کی نظر میں' ابوالاثر بحضور اقبال' اقبال کا شعری آہنگ اور ضربِ کلیم اور آخر میں اشاریہ اعلام --- رجال' مقامات' کتب و رسائل' اصلاحات۔ ڈاکٹر سید عبداللہ مرحوم کا ذہن افروز مقدمہ اور مولف کی طرف سے ۶ صفحے کا حرفِ آغاز۔ میں انشاء اللہ اس کتاب پر زیادہ تفصیلی تبصرہ "سیارہ" میں لکھوں گا۔

(ن - ص)

اسلام : مولفہ :مشہور صاحبِ علم و قلم شیخ علی طنطاوی۔ ترجمہ : از جناب مولانا سید شبیر احمد۔ ناشر: قرآن آسان تحریک ۱۳ - اے / ۲ ایجوکیشن ٹاؤن' وحدت روڈ لاہور۔ کتابت و طباعت مناسب' کاغذ اچھا نہیں' صفحات ۳۲۰ ۔ سائز ۲۰ x ۳۰ کور دبیز کارڈ' سادہ و رنگین ۔ قیمت ۳۰ روپے۔

شیخ علی طنطاوی کو دنیائے عرب میں خاص شہرت حاصل ہے' اور عرب سے باہر بھی اہلِ علم ان سے دلی تعلق رکھتے ہیں۔ طنطاوی صاحب نے ۵۰ برس میں ۴۰ مطبوعات مشتمل بہ گیارہ ہزار صفحات لکھیں۔ مزید گیارہ مسودات اشاعت کے لیے تیار ہیں۔ شیخ نے تصنیف و تالیف اور درس و تدریس کے جو کام کیے ان کے پیچھے یہ سعادت کارفرما تھی کہ انہوں نے دینِ حق کا علم حاصل کرنے کے ساتھ وہ جدید علوم و مسائل بھی جان لیے جن کی جڑیں سرزمینِ باطل میں اتری ہوئی تھیں۔ مختلف ادوار سے گزرتے ہوئے انہوں نے مختلف علما اور مفکرین کو توجہ دلائی کہ وہ اس نئے طاغوتی دور کے فتنوں کو سامنے رکھتے ہوئے اسلام کو بہت سیدھے صاف انداز میں پیش کرنے کی کوشش کریں۔ مگر ایسی کوئی صورت جامہ عمل نہ پہن سکی۔

۱۹۳۶ء میں عربی ادب کے استاذ کی حیثیت سے بغداد کے مرکزی کالج میں طلبہ کو پڑھاتے ہوئے بالعموم یہ مطالبہ سامنے آنے لگا کہ ہمیں ایسی کتاب بتایئے جسے پڑھ کر ہم مغربی تعلیم کے زیرِاثر اصحاب کو اسلام کے متعلق جواب دے سکیں۔ ۱۹۶۸ء میں اسی ضرورت کا ایک مقالہ مجلّہ "رابطہ اسلامی" میں شیخ طنطاوی کی طرف سے شائع ہوا۔ بہ عنوان "تعریف عام بدین الاسلام"۔ پھر چاروں طرف سے تقاضے ہونے پر دس دن میں عقاید و ایمانیات پر یہ کتاب لکھی اور مدینہ منورہ سے شائع ہوئی۔ اس کے ۱۲ ہزار نسخے تمام اساتذہ اور معلمات میں تقسیم کیے گئے۔ پھر یہ اردن' بیروت وغیرہ سے شائع ہوئی۔ طنطاوی صاحب کی بڑی خواہش اس کتاب کے ۲ اور حصے

لکھنے کی تھی۔ مگر اس میدان میں قلم ایسا رکا کہ آگے نہ چلا بلکہ دوسرے نئے راستے اختیار کر لیے۔

اس کتاب میں مبادیاتِ اسلام میں سے ربِ واحد' رسالت' تقدیر' آخرت' وحی وغیرہ موضوعات پر کہیں مکالمے کے انداز سے گفتگو ہے' اور کہیں جدید عقلی اور سائنسی مسائل کو چھیڑ کر بات کی گئی ہے۔ لیکن ساری بحثوں میں عقل کی جولانیاں بھی دکھائی دیتی ہیں' اور یہ کتاب عقل کو ثانوی اہمیت سے آگے کوئی مقام نہیں دیتی۔

نہایت دلچسپ پیرائے میں بحثیں ہیں جنہیں فلسفہ کے گریجوایٹ طنطاوی نے اس طرح مرتب کیا ہے کہ انسان کی سوچ گھوم پھر کر اسلامی حقائق پر جا کر رکتی ہے۔

کتاب طلبہ کے لیے مفید۔ عام مسلمانوں اور اسلام سے ناواقف معلموں اور صحافیوں کے لیے بھی اہم۔

کتاب کے مترجم میرے جانے ہوئے بزرگ ہیں اور کئی سال ادارۂ معارفِ اسلامی میں کام کرتے رہے ہیں۔ عربی زبان میں خاصے بالغ نظر۔ انہوں نے بعض کتابوں کے تراجم کیے ہیں' بعض کی نظر ثانی کی ہے۔ اور اب قرآن تحریک کے اہتمام سے خدمتِ قرآن اور توسیعِ پیغامِ قرآن کا کام کر رہے ہیں۔ خدا انہیں نیک کاموں کی بیش از بیش توفیق دے۔

(ن - ص)

ذکری مسئلہ : تالیف : مولانا عبدالحق بلوچ' سابق ممبر قومی اسمبلی پاکستان۔ ناشر : دارالحدیث' تربت بلوچستان۔ ملنے کا پتہ : المنار بک سنٹر' منصورہ لاہور' پاکستان۔ سفید کاغذ اچھا' طباعت مناسب' کتابت معمولی' مضبوط جلد مع سادہ و رنگین گرد پوش۔ صفحات ۱۱۲ - قیمت ۳۰ روپے۔

بلوچستان میں ' مولانا عبدالحق فرماتے ہیں کہ سال میں دو ایک دفعہ فسادات کا دور دورہ ہوتا ہے خصوصاً رمضان شریف میں۔ روزہ داری' تراویح ' اعتکاف اور تلاوتِ قرآن کے اس مہینے میں یہاں ساری توجہ ان تصادموں پر لگ جاتی ہے' جو کئی سال سے واقع ہو رہے ہیں۔ تربت کا مقام جہاں ذکریوں کا کوہِ مراد (مقامِ حج وغیرہ) واقع ہے' وہاں اکثر کرفیو لگ جاتا ہے۔ قیامِ امن کے لیے فورسز کی ڈیوٹیاں لگ جاتی تھیں۔ B.R.P اور دیگر فورسز کے دستے کئی شہروں میں طلب کر لیے جاتے ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہوتا ہے جس کا اطلاق یک مشت یا اس سے بڑی داڑھی